السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

یہ تو معلوم ہے کہ مساجد میں مردے دفن کرنا جائز نہیں اور جس مسجد میں قبر ہو، وہاں نماز جائز نہیں۔ پھر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے بعض صحابہ کی قبروں کو مسجد نبوی میں داخل کرنے کی کیا حکمت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: ''اللہ تعالیٰ یہود و نصاری پر لعنت کرے انہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو مسجدیں بنالیا'' اس حدیث کی صحت پر شیخین کا اتفاق ہے نیز آپ ﷺ سے یہ بھی ثابت ہے جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلمہؓ اور ام حبیبہ دونوں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کنیسہ کا ذکر کیا جو انہوں نے سرزمین حبشہ دیکھا تھا اور اس کنیسہ میں تصاویر تھیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا:

(أُولَئِکَ إِذَا مَاتَ فِیهِم الرَّجُلُ الصَّالِحُ بَنَوا عَلَی قَبرِه مَسجِداً، وَصَوَّرُوا فِیهِ تِلکَ الصُّوَرَ، أُولَئِکَ: شِرَارُ الخَلقِ عِندَ اللّٰهِ)) (مُتَّفَقٌ عَلَیه))

''ان لوگوں میں جب کوئی نیک آدمی فوت ہو جاتا تو وہ اس کی قبر پر مسجد تعمیر کر لیتے اور اس بزرگوں کی تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے ہاں بدترین مخلوق ہیں''

اور مسلم نے بھی اپنی صحیح میں جندب بن عبداللہ بجلی سے روایت کیا ہے، وہ کہتے ہے کہ میں سے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: بیشک اللہ نے مجھے خلیل بنایا ہے جیسا کہ ابراہیم علیہ السلام کو دوست بنایا اور اگر میں ''اپنی امت میں سے کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر کو بناتا۔ خوب سن لو کہ تم سے پہلے لوگوں نے اپنے انبیاء اور بزرگوں کی قبروں کو مساجد بنالیا۔ خوب سن لو۔ تم قبروں کو مسجدیں نہ بنانا۔ میں تمہیں اس کام سے منع کرتا ہوں

مسلم میں جابر رضی اللہ عنہ یہ بھی روایت ہے کہ نبی ﷺ نے قبروں کو پختہ بنانے، ان پر بیٹھنے اور ان پر تعمیر کرنے سے منع فرمایا ہے۔ یہ احادیث صحیحہ اور دوسری جو اس معنی میں وارد ہیں سب کی سب قبروں پر مسجدیں بنانے اور ان پر گنبد بنانے اور انہیں پختہ کرنے کی حرمت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ یہ باتیں شرک اور اللہ کو چھوڑ کر قبر کے باسیوں کی عبادت کا سبب بنتی ہیں جیسا کہ پہلے بھی ہوتا رہا اور اب بھی ہو رہا ہے الہٰذ مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ جہاں کہیں بھی ہوں ایسی باتوں سے بچیں، جن سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے ورنہ وہ لوگوں کی اکثرت کے فعل سے دھوکہ میں پڑ جائیں گے۔ کیونکہ حق مومن کی گم شدہ چیز ہے جہاں اسے پاتا ہے اسے قبول کر لیتا ہے اور حق کتاب و سنت کی دلیل سے ہی پہچانا جاسکتا ہے۔ لوگوں کی آراء و اعمال سے نہیں پہچانا جاسکتا اور محمد ﷺ اور آپ کے دونوں ساتھی مسجد میں دفن نہیں ہوئے تھے وہ تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں دفن کیئے گئے تھے۔ لیکن جب ولید بن عبدالملک کے عہد حکومت میں مسجد نبوی کو پہلی صدی کے آخر میں وسیع کیا گیا تو حجرہ کو مسجد میں داخل کر دیا دونوں ساتھیوں کو مسجد کی زمین کی طرف منتقل نہیں کیا گیا۔ بلکہ حجرہ ہی کو مسجد کی توسیع کی خاطر مسجد میں داخل کر دیا گیا۔ لہٰذا یہ بات کسی کے لیے قبروں پر تعمیر یا ان پر مسجدیں بنانے یا مسجد میں دفن کرنے کے جواز پر حجت نہیں بن سکتی۔ جیسا کہ ابھی میں نے ان احادیث صحیحہ کا ذکر کیا ہے جن میں ان باتوں کی ممانعت ہے اور رسول اللہ ﷺ سے ثابت شدہ سنت کے خلاف ولید کا عمل حجت نہیں بن سکتا... اور اللہ ہی توفیق عطا کرنے والا ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ